Name of the Candidate: Iqra Subhan
Name of Supervisor: Prof. Ahmad Mahfooz
Deaprtment: Urdu
Topic of Research: Taraqqi Pasand Tahreek Ki Tarikhon Ka taqabuli Aur Tajziyati Mutala
Five Key Word: Proltari, Burzuazi, Ishtirakiyat Taraqqi Pasandi, Rajat Parasti

---

ABSTRACT

’ترقی پسند تحریک‘ اردو ادب کی تاریخ میں ایک اہم مقام رکھتی ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ ۵۰ سال سے زیادہ کا عرصہ بیت جانے کے باوجود آج بھی ترقی پسند فکر رکھنے والے ادیبوں کی تحریروں میں اس کی جھلک نمایاں ہوتی رہتی ہے۔ زوال کے باوجود اس تحریک کے اثرات بیسویں صدی کے اختتام تک دیکھے گئے۔ ترقی پسند مصنفین کی تحریک کا آغاز ۱۹۳۵ میں اور بظاہر اختتام ۱۹۵۶ میں ہوا۔ ترقی پسند تحریک کی اہمیت اور اس کی گوناگوں جہتوں نے ادبا سے تحریک کی تاریخ بھی لکھوائی۔ ترقی پسند مصنفین یا غیر ترقی پسند مصنفین نے اپنے اپنے مطابق ’تحریک‘ کے عروج و زوال کی تاریخ لکھی اور مرتب بھی کی۔ یہ کام بہت اہم تھا جو پورا بھی کیا گیا لیکن آج اس بات کی اشد ضرورت محسوس ہوتی ہے اور ترقی پسند تحریک کی لکھی گئی تاریخیں اس بات کا تقاضا کرتی ہیں کہ ترقی پسند تحریک کی تاریخ پر لکھی گئی تمام کتابوں کا تقابلی اور تجزیاتی مطالعہ کیا جائے۔ یہ مطالعہ اس لیے بھی ضروری تھا کہ عین ممکن ہے کہ ان کتابوں کو لکھنے یا مرتب کرنے والے مورخین بھی اپنے ترقی پسند نظریے اور فکر کے مطابق انتہا پسندانہ یا معتدل رویہ رکھتے ہوں جس کی وجہ سے ان کے یہاں ایک ایسی عصبیت پائی جاتی ہو جو ادب کے طالب علم کی صحیح اور سچی رہنمائی نہ کرتی ہو۔ میں نے اپنے مقالے میں یہی کوشش کی ہے کہ ان تاریخوں کو جمع کیا جائے اور ہر ایک کا مقام ان کی ادبی اور تاریخی خدمات کے مدنظر متعین کیا جائے۔ موضوع کا صحیح طور پر احاطہ کرنے کے لیے تین ابواب باندھے گئے ہیں۔

پہلا باب ’ترقی پسند تحریک: فلسفیانہ اساس اور پس منظر‘ ہے۔ اس باب میں تحریک کے آغاز و ارتقا پر ایک بھرپور، مکمل اور گہری نگاہ رکھی گئی ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ تحریک بذات خود کیا تھی، اردو ادب میں اس کا کیا مقام تھا یا ہو سکتا تھا۔ اس باب میں مارکس اور ہیگل کے فلسفے سے بحث کی گئی ہے۔ مارکس کے نظریے کے تحت ناگزیر سیاسی، تاریخی، سماجی اور اقتصادی نظام کو سمجھنے کی مقدور بھر کوشش کی ہے۔ اس ضمن میں پہلے بین الاقوامی حالات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس کے بعد مارکس کے فلسفے کی روشنی میں بین الاقوامی حالات ہندوستان کی معاشی اور اقتصادی زندگی کو کس طرح متاثر کر رہے تھے اس پر گفتگو کی گئی ہے۔ ادب میں اشتراکی حقیقت نگاری کے در کیسے وا ہوئے؟ اس سوال کے جواب کی تلاش میں ہندوستان کے سیاسی، سماجی اور ادبی صورتحال کا جائزہ لیتے ہوئے حقیقت نگاری اور اشتراکی حقیقت نگاری کے

مابین فرق کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔اسی طرح بورژ وا قوم پرستی اور پرولتاری بین الاقوامیت ایسی اصطلاحوں پر بھی بحث کی گئی ہے۔

باب دوم میں 'ترقی پسند تحریک: آغاز، اصول، نظریات' کا بھرپور جائزہ لیا گیا ہے لیکن اختصار اور جامعیت کا بھی التزام کیا گیا ہے۔اتنی ہی تفصیل سے کام لیا ہے جتنی ترقی پسند تحریک کی تفہیم کے لیے ضروری خیال کی گئی۔مثلاً بین الاقوامی حالات نے کس طرح چند نوجوانوں کو متاثر کیا اور ساری دنیا میں نوجوان کیسے اشترا کی نظریات کی طرف راغب ہوئے اور مارکسی فلسفے میں ان کی دلچسپی بڑھتی جا رہی تھی۔اشترا کیت سے متاثر ہونے والے نوجوانوں میں لندن میں مقیم ہندوستانی طلبا بھی شامل تھے۔لندن اور پیرس سے اشترا کی ادیبوں سے راہنمائی حاصل کر کے انھوں نے ہندوستان میں کیسے اس تحریک کی بنیاد ڈالی۔ان امور پر بھی توجہ دی گئی ہے۔تحریک کی مقبولیت اور مخالفت کے اسباب پر مختصراً گفتگو کی گئی ہے۔اسی کے پہلو بہ پہلو تحریک میں پائے جانے والے انتہا پسندانہ اور معتدل رویوں کی بھی نشان دہی کی گئی ہے۔

باب سوم 'ترقی پسند مصنفین کی تحریر کردہ تاریخیں' کے نام سے ہے۔اس باب میں جیسا کہ نام ہی سے ظاہر ہے ترقی پسند مصنفین کی اردو میں تحریر کردہ ان کتابوں پر گفتگو کی گئی ہے جو تحریک کی تاریخ پر مبنی ہیں۔یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ اس باب میں کچھ کتابیں ایسی بھی شامل ہیں جو اپنے مواد کی بنا پر تاریخ سے کم ہی سروکار رکھتی ہیں اور ترقی پسند تحریک کی تنقید و توضیح ان کا بنیادی مقصد ہے۔اس باب میں ان کتابوں کی موجودگی اس لیے ضروری خیال کی گئی کہ ان کے مصنفین نہ صرف یہ کہ اولین ترقی پسند مصنفین میں سے ہیں بلکہ تحریک کے بنیاد گزار کی حیثیت رکھتے ہیں۔

چوتھا باب 'غیر ترقی پسند مصنفین کی تحریر کردہ تاریخیں' ان کتابوں کے مطالعے پر مشتمل ہے جن کے مصنفین ان معنوں میں ترقی پسند نہیں ہیں کہ وہ اس تحریک سے وابستہ نہیں تھے۔دوسرے لفظوں میں کہا جائے تو یہ مصنفین ترقی پسندی کے اس معیار پر پورے نہیں اترتے ہیں جو ترقی پسندوں نے متعین کیے۔لہٰذا انھوں نے ترقی پسند تحریک سے ناطہ توڑ لیا۔مثال کے طور پر خلیل الرحمٰن اعظمی۔اس کے علاوہ ایسے مصنفین کی کتابوں پر بھی اس باب میں گفتگو کی گئی ہے جو کبھی ترقی پسند تحریک سے وابستہ نہیں رہے۔

پانچواں باب 'رپورتاژ میں ترقی پسند تحریک کی تاریخ' سے متعلق مواد رپورتاژ کے مطالعے پر مبنی ہے۔اس میں یہ پتا لگانے کی کوشش کی گئی ہے کہ کہیں کوئی بات ترقی پسند تحریک کی تاریخ میں شامل ہونے سے تو نہیں رہ گئی ہے۔یہاں اس بات کی وضاحت کر دوں کہ یہاں تحریک کی تاریخ سے میری مراد ترقی پسند مصنفین کے شب و روز یا ان کی مجلسی زندگی یا ذاتی محفلوں کی گفت و شنید نہیں ہے بلکہ کوئی ایسا واقعہ یا روز و ماہ و سنہ ہے جس کا تعلق براہ راست کل ہند انجمن ترقی پسند مصنفین کی سرگرمی سے ہو۔یہی وجہ ہے کہ میرے مقالے میں خود نوشتوں، سوانحی کتب اور ڈائریاں و مکاتیب وغیرہ کا علاحدہ مطالعہ نہیں کیا گیا ہے۔